© rasailojaraid.com

پروفیسر خالد علوی

رسولِ اکرمؐ بحیثیت سربراہِ خاندان

(۳)

شفیق باپ

آنحضرتؐ نے ایک شفیق باپ کی حیثیت سے نہایت عمدہ اسوہ چھوڑا ہے۔ بعثت سے پہلے آپ کے ہاں اولاد ہوئی۔ اس کے بعد بھی کم از کم ابراہیم کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ ان کا تولد آپؐ کو خلعتِ نبوت ملنے کے بعد ہوا۔ آپؐ کے چھ اولادیں تھیں قاسم، ابراہیم، زینب، رقیہ ام کلثوم اور فاطمہ۔ تمام صاحبزادیوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور ہجرت سے شرف اندوز ہوئیں[۱]۔ ابن اسحاق نے دو اور صاحبزادوں کا نام بھی لیا ہے اور وہ ہیں طاہر اور طیب[۲] اس صورت میں اولادِ ذکور کی تعداد لڑکیوں کے برابر ہو جاتی ہے[۳]۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے ایک لڑکے کا نام عبداللہ لکھا ہے اور حاشیہ میں لکھا ہے کہ میرا ذاتی خیال ہے کہ اس مولودِ مسعود کا لقب "طیب" آنحضرتؐ کی جانب سے تھا اور لقب "طاہر" سیدہ خدیجہ کی جانب سے تھا[۴]۔ ابن ہشام کے ایک ایڈیشن کے مرتبوں نے زاد المعاد اور روض الانف کے حوالے سے لکھا ہے کہ معروف یہ ہے کہ یہ دونوں جناب عبداللہ کے لقب ہیں[۵]۔ بلاذری کا خیال بھی یہی ہے[۶]۔ بہر حال کسی شخص کو بھی ایک اچھے والد کی حیثیت سے جاننے کے لیے ان تین امور کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

۱۔ بچوں کی پرورش

---

[۱] ابن ہشام ج۱ ص۲۰۲

[۲] ایضاً

[۳] سیرۃ النبی ج ۲ ص ۴۲۲

[۴] رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۸۹

[۵] ابن ہشام ج۱ ص۲۰۲ حاشیہ

[۶] انساب الاشراف ج ۱ ص ۴۰۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲- ان سے محبت وشفقت کا سلوک

۳- عام بچوں کے متعلق رویہ

حضورؐ ان تینوں اعتبارات سے مثالی باپ تھے

بچوں کی پرورش

حضورؐ کی زیادہ دیر زندہ رہنے والی صرف لڑکیاں تھیں اور یہ سب بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں[57] چونکہ قبل از بعثت کی تفصیلات مہیا نہیں اس لیے ان کی تربیت کے بارے میں مکمل وضاحت ممکن نہیں۔ البتہ آپؐ کے بعض ارشادات سے پرورش کے بارے میں آپ کے نقطہ نظر کا پتہ چلتا ہے۔

عن عائشۃ: قالت جاءتنی امرأۃ معہا ابنتان تسألنی فلم تجد عندی غیر تمرۃ واحدۃ فاعطیتہا فقسمتہا بین ابنتیہا۔ ثم قامت فخرجت فدخل النبیؐ فحدثتہ فقال من بلی من ہذہ البنات شیئاً فاحسن الیہن کن سترًا من النار۔[58]

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک عورت مانگنے کے لیے آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا، میں نے اسے وہی دے دی۔ پھر اس نے اسے اپنی بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا پھر اُٹھ کھڑی ہوئی اور باہر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریمؐ گھر آئے اور میں نے آپؐ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا جو ان بیٹیوں کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا باعث ثابت ہوں گی۔

عن انسؓ: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو ھکذا وضم اصابعہ[59]

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے دو لڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک

---

۵۷ ایک روایت کے مطابق حضرت فاطمہ ایک سن نبوی میں پیدا ہوئیں۔

۵۸ بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ج ۴ ص ۳۶

۵۹ مسلم کتاب الادب و البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات ج ۲ ص ۱۹۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پرورش کی۔ وہ اور میں قیامت کے روز اس طرح آئیں گے اور آپؐ نے تمثیل کے لیے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

عن ابن عباسؓ: قال قال رسول اللہ من کانت لہ انثیٰ فلم یئدھا ولم یھنھا ولم یوثر ولدہ علیھا (یعنی الذکور) ادخلہ اللہ الجنۃ [۱۰]

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس کے ہاں عورت (بہن، بیٹی) ہو اور وہ اسے زندہ نہ گاڑے اور اس کی توہین نہ کرے اور لڑکوں کو ان پر ترجیح نہ دے اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

عن ابن سعیدؓ و ابن عباسؓ: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہٗ وادبہ واذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یتزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ [۱۱]

ابن سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اسے اس کا اچھا نام رکھنا چاہیے اور اس کی بہتر تربیت کرنی چاہیے اور جب بالغ ہو تو اس کی شادی کرنی چاہیے اگر وہ بالغ ہوا اور اس کی شادی نہ کی اور اس نے گناہ کیا تو اس کا گناہ باپ کے سر ہے۔

عن عمر بن الخطابؓ و انسؓ بن مالک: عن رسول اللہ قال فی التوراۃ مکتوب من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم تزوجھا فاصابت اثما فاثم ذٰلک علیہ [۱۲]

عمرؓ بن الخطاب اور انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے جس کی بیٹی بارہ برس کی ہو اور اس نے اس کی شادی نہ کی اور اس نے گناہ کا ارتکاب کیا تو اس کا گناہ باپ کے سر ہے۔

پرورش ہی کے ضمن میں یہ بحث بھی کی گئی ہے کہ بچے کا نام اچھا ہونا چاہیے۔ حضورؐ نے اپنے تمام بچوں کے نام خوب صورت رکھے اور اچھے نام رکھنے کا حکم دیا۔

عن ابن عمرؓ: قال قال رسول اللہؐ۔ احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمٰن [۱۳]

---

[۱۰] ایضاً۔ ابو داؤد، کتاب الادب باب فی فضل من عال یتامیٰ ج ۲، ص ۹۵۴۔

[۱۱] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح باب الولی فی النکاح، ص ۲۷۱ [۱۲] ایضاً

[۱۳] مسلم کتاب الآداب باب النہی عن التکنی بابی القاسم و بیان ما یستحب من الاسماء ج ۵ ص ۳۲۱۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے

عن ابی هریرة : قال قال رسول الله ﷺ اخنی الاسماء یوم القیامة و اخبثه رجل یسمی ملك الاملاك [۱۴]

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ کے نزدیک بدبخت اور بہت ہی برا نام اس شخص کا ہو گا جو ملک الاملاک کہلاتے گا۔

شاہ ولی اللہ اس حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں: [۱۵]

" معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تمام ارتفاقات ضروریہ اور تدابیر معاشیات و اقتصادیات میں بھی ذکر الٰہی شامل کر دیا جائے اور اسے دوچند کر دیا جائے تاکہ یہ امور بھی دعوت اسلامی کی زبان بن کر حق کی دعوت دیں اور نومود بچے کو عبداللہ و عبدالرحمٰن سے موسوم کرنا درحقیقت توحید سے آگاہ کرنا ہے۔ آنحضرتؐ کے تمام لڑکے بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے البتہ آپؐ نے اپنی لڑکیوں کی عمدہ پرورش کی اور بہترین افراد امت سے ان کی شادیاں کیں۔ آپ کی چاروں بیٹیاں شاندار ازدواجی زندگیاں گزارتی رہیں۔ اس میں رسول کریمؐ کی عمدہ تربیت کا بڑا دخل تھا۔ آپؐ کی صاحبزادیوں کی عمروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؐ اپنی بچیوں کی ازدواجی زندگی کے لیے کس قدر کوشاں تھے۔"

محبت وشفقت

حضورؐ کو اپنی اولاد سے نہایت محبت تھی۔ ایک شفیق باپ کی حیثیت سے آپؐ نے مختلف مواقع پر اپنی محبت کا اظہار فرمایا۔ بچپن میں وفات پانے والے بیٹے، شادی شدہ بیٹیاں، نواسے اور نواسیاں، داماد، چچازاد اور پھوپھی زاد سب آپ کی رحمت و محبت سے بہرہ ور ہوتے۔ حدیث و سیرت کی کتابوں میں مذکور واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ کے ہاں یہ فطری جذبہ بدرجہ کمال موجود تھا۔ آپؐ نے جس طرح محبت و شفقت کا اظہار فرمایا وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسا کرنا تقویٰ

---

[۱۴] ایضاً ۔ بخاری کتاب الادب باب ابغض الاسماء ج ۴ ص ۵۸

[۱۵] حجۃ اللہ ج ۲ ص ۹۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہنمائی، بزرگی اور پیغمبری کے خلاف نہیں ہے۔ بعض لوگ مصنوعی سنجیدگی وارد کیے رہتے ہیں اور ایسے اعمال کو بڑائی کے منافی تصور کرتے ہیں حالانکہ شفقت و محبت کے اظہار میں بخل برتنا تو شخصی کمزوری یا نفسیاتی الجھن کی غمازی کرتا ہے۔ آنحضرتؐ چونکہ ایک کامل و مکمل شخصیت کے مالک تھے اس لیے اس باب میں بھی آپؐ کی شخصیت کا بھرپور اظہار ملتا ہے۔ آپؐ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی پیدائش اور وفات پر جو طرزِ عمل اختیار فرمایا وہ قابلِ تقلید ہے۔ آپ نے ولادت ابراہیم کا مژدہ سنانے والے ابورافع کو ایک غلام عطا فرمایا۔[16] اس کا عقیقہ کیا[17] اور سر کے بالوں کے برابر چاندی بطور صدقہ دی۔[18] آپؐ جبریل کا دیا ہوا لقب لوگوں کو مسرت سے سناتے تھے۔ ابن سعد لکھتے ہیں:

عن انس بن مالک: قال لما ولد ابراھیم جاء جبریل الی رسول اللہ ﷺ فقال: السلام علیک یا ابا ابراھیم[19]

انسؓ بن مالک کہتے ہیں جب ابراہیم پیدا ہوئے تو جبریلؑ نے رسول اللہ کے پاس آکر کہا: اے ابراہیم کے والد السلام علیک۔

عن انس بن مالک: قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ حین اصبح فقال: انہ ولد لی اللیلۃ غلام وانی سمیتہ باسم ابی ابراھیم۔

انسؓ بن مالک کہتے ہیں: صبح کے وقت رسول اللہؐ (حرم) سے باہر نکل کر ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ آج شب کو میرے ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اپنے باپ کے نام پر اس کا نام ابراہیم رکھا ہے۔

انصار کی خواتین نے رضاعت کی خواہش کا اظہار کیا لیکن آپؐ نے ام بردہ کو یہ شرف بخشا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ام سیف کو رضاعت کے لیے کہا۔[21] آپؐ بچے کو دیکھنے جاتے اور اسے پیار کرتے۔ ابن سعد نے حضورؐ کے تشریف لے جانے کا ذکر اس طرح کیا ہے:

اخبرنا انسؓ بن مالک: قال قال رسول اللہ ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ بابی

۱۶؎ ابن سعد ج ۱ ص ۱۳۵   ۱۷؎ ایضاً   ۱۸؎ ایضاً

۱۹؎ ایضاً   ۲۰؎ ایضاً

۲۱؎ قاضی عیاض نے لکھا ہے [illegible] مستبعد نہیں۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص ۲۲۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابراهيم، فقال: ثم دفعه الى ام سيف امرأة قين بالمدينة يقال له ابو يوسف فانطلق رسول الله، و تبعته حتى انتهينا الى ابي سيف وهو ينفخ بكيره، وقد امتلأ البيت دخانا، فاسرعت المشي بين يدي رسول الله حتى انتهيت الى ابي سيف، فقلت: يا ابا سيف امسك، جاء رسول الله، فامسك، و دعا رسول الله بالصبي فضمه اليه وقال ما شاء الله[٣٢]

انس بن مالک کہتے ہیں: رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آج رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے اپنے باپ کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے ابراہیم کو ام سیف کے حوالے کر دیا جو مدینے کے ایک لوہار کی بیوی تھی اس کا نام ابو سیف تھا۔ رسول اللہ تشریف لے چلے اور میں آپ کے پیچھے ہو لیا تا آنکہ ہم ابو سیف کے پاس پہنچے جو اس وقت اپنی دھونکنی سے دھونک رہے تھے اور تمام گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا۔ میں آنحضرت صلعم سے آگے بڑھنے میں جلدی کر کے ابو سیف کے یہاں پہنچ گیا اور اس سے کہا ابو سیف روک دے۔ رسول اللہ صلعم آگئے۔ ابو سیف رک گئے۔ رسول اللہ نے لڑکے کو منگوایا۔ سینے سے لگایا اور ما شاء اللہ فرمایا۔

وعنه قال ما رأيت احداً ارحم بالعيال من رسول الله صلعم كان ابراهيم مسترضعاً له في عوالي المدينة، فكان يأتيه و نجيئ معه فيدخل البيت وانه ليدخن، قال وكان ظئره قيناً فيأخذه ويقبله۔

انس بن مالک رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ میں نے کسی کو عیال و اطفال پر مہربان نہیں پایا۔ ابراہیم کے دودھ پینے اور رہنے کا انتظام عوالی مدینہ (بالائی حصہ شہر) میں تھا۔ آنحضرت صلعم وہیں تشریف لے جاتے تھے اور ساتھ ہم بھی آتے تھے۔ گھر میں دھواں بھرا ہوتا تھا مگر آپ اندر چلے جاتے کیونکہ ابراہیم کی مرضعہ کے شوہر لوہار تھے۔ ابراہیم کو آنحضرت صلعم گود میں لیتے اور بوسہ دیتے تھے۔ (باقی آئندہ)

---

٣٢ ابن سعد ج ١ ص ١٣٦

٣٣ ایضاً

© rasailojaraid.com